حضرت فاطمہؓ کے گھریلو حالات (تسبیح فاطمہؓ)

کمپوزنگ: عبیداللہ صدیقی

نوٹ: یہ واقعہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتاب حکایاتِ صحابہؓ سے ماخوذ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ لاڈلی بیٹی تھیں قصّہ سناؤں۔ شاگرد نے کہا ضرور۔ فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے تھے اور خود پانی کی مشک بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے سینہ پر مشک کی رسی کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر کی جھاڑو وغیرہ بھی خود ہی دیتی تھیں جس کی وجہ سے تمام کپڑے میلے کچیلے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ غلام باندیاں آئیں۔ میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تم بھی جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خدمت گار مانگ لو تا کہ تم کو کچھ مدد مل جاوے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ وہاں مجمع تھا اور وہ شرم مزاج بہت زیادہ تھی۔ اس لئے شرم کی وجہ سے سب کے سامنے باپ سے بھی مانگتے ہوئے شرم آئی۔ واپس آ گئیں۔ دوسرے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے۔ ارشاد فرمایا کہ فاطمہ کل تم کس کام کے لئے گئی تھیں؟ وہ شرم کی وجہ سے چپ ہو گئیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی یہ حالت ہے کہ چکی کی وجہ سے ہاتھوں میں گٹّے پڑ گئے اور مشک کی وجہ سے سینہ پر رسّی کے نشان ہو گئے ہیں، ہر وقت گھر کے کام کاج کی وجہ سے کپڑے

میلے رہتے ہیں۔میں نے ان سے کل کہا تھا کہ آپ کے پاس خادم آئے ہوئے ہیں، ایک یہ بھی مانگ لیں اس لئے گئی تھیں۔بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک ہی بستر ہ ہے اور وہ بھی مینڈھے کی ایک کھال ہے۔رات کو اس کو بچھا کر سو جاتے ہیں، صبح کو اسی پر گھاس دانہ ڈال کر اونٹ کو کھلاتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیٹی صبر کر۔حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی بیوی کے پاس دس برس تک ایک ہی بچھونا (بستر ہ) تھا۔وہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چوغہ تھا۔رات کو اسی کو بچھا کر سو جاتے تھے۔تُو تقویٰ حاصل کر اور اللہ سے ڈر اور اپنے پرودگار کا فریضہ ادا کرتی رہ اور گھر کے کاروبار کو انجام دیتی رہ اور جب سونے کے واسطے لیٹا کرے تو سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمدللہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کر۔یہ خادم سے زیادہ اچھی چیز ہے۔حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: یعنی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا میرے بارہ میں ہو مجھے بخوشی منظور ہے۔یہ تھی زندگی دو جہان کے بادشاہ کی بیٹی کی۔آج ہم لوگوں میں سے کسی کے پاس دو پیسے ہو جائیں تو اس کے گھر والے گھر کا کام کاج درکنار اپنا کام بھی نہ کر سکیں۔پاخانہ میں لوٹا بھی ماماہی (ملازمہ) رکھ کر آئے۔اس واقعہ میں جو اوپر ذکر کیا گیا صرف سونے کے وقت کا ذکر ہے۔دوسری حدیثوں میں ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ یہ تینوں کلمے اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر بھی آیا ہے۔

پیشکش: ابوزبیر [www_alkalam_pk@yahoo.com]